سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

غزل

یہ مقدر بھی اک پہیلی ہے
خالی دامن ہے پُر ہتھیلی ہے

نقد دے کر اُدھار اپنایا
کیسی بازی یہ ہم نے کھیلی ہے

جو بھی مجذوب ہے زمانے میں
ہم فقیروں کا یار بیلی ہے

تیری یاد 'اب برائے روح حزیں
سُونے مرقد میں اک سہیلی ہے

ساغرِ دل میں تو نے ساقیٔ کُن
معرفت کی وہ مئے انڈیلی ہے

دل دھڑکنے لگا ہے مٹی کا
تارِ روح اس طرح سے میلی ہے

اے انیسِ جہانِ تنہائی
آ کہ تجھ بن یہ جاں اکیلی ہے

موت جیسی کٹھن مصیبت بھی
تیری خاطر سے ہم نے جھیلی ہے